چارٹر

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

دی پنجاب گزٹ

(بدھ، 16 جون 2004ء لاہور)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(سرکاری اعلان، 16 جون 2004ء)

نمبر PAP - Legis-2 (2)631/2004 صوبائی اسمبلی پنجاب نے 31 مئی 2004ء کو یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور بل 2004 منظور کیا۔ یہ بل بتاریخ 14 جون 2004ء برائے منظوری گورنر پنجاب کو بھجا گیا اور اب اسے صوبائی اسمبلی پنجاب کے قانون کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور ایکٹ 2004ء

(2004ء کا ایکٹ XV)

(گورنر پنجاب سے منظوری اور موصول ہونے پر بتاریخ 16 جون 2004ء کو گزٹ آف پنجاب (غیر معمولی) میں شائع کیا گیا)

(یہ ایکٹ یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے قیام کے لئے جاری کیا گیا ہے)

دیباچہ: مطلع کیا جاتا ہے کہ نجی شعبہ میں یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے قیام کے لئے یہ قانون نافذ کیا گیا ہے۔ اس سے متعلقہ امور کی وضاحت بھی اس میں کر دی گئی ہے۔

چنانچہ اسے ذیل میں پیش کیا گیا ہے:

1......**مختصر عنوان اور نفاذ** (1) اس ایکٹ کو یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور ایکٹ 2004ء پکارا جائے گا۔

(2) یہ فوری طور پر نافذ العمل ہو گا۔

2......**تعریفات:** اس ایکٹ میں، جب تک کہ مضمون یا متن کے لحاظ سے غیر متعلقہ قرار نہ دیا جائے،

(الف) اکیڈمک کونسل سے مراد یونیورسٹی ہذا کی اکیڈمک کونسل ہے،

(ب) مجاز ادارہ سے مراد وہ احکام اور اختیارات ہیں جن کا ذکر دفعہ 12 میں کیا گیا ہے۔

(ج) بورڈ سے مراد بورڈ آف گورنرز ہے۔

(د) سربراہ شعبہ سے مراد تدریسی شعبہ کا/ کی سربراہ ہے۔

(م) ڈین سے مراد بورڈ آف فیکلٹی کا/ کی سربراہ ہے۔

(س) فیکلٹی سے مراد یونیورسٹی ہذا کی فیکلٹی ہے۔

(ش) حکومت سے مراد حکومت پنجاب ہے۔

(ص) سرپرست اعلیٰ سے مراد یونیورسٹی ہذا کا/ کی سرپرست اعلیٰ ہے۔

(ض) ریکٹر سے مراد یونیورسٹی کا/ کی ریکٹر ہے۔

(ط) رجسٹرار سے مراد یونیورسٹی ہذا کا/ کی رجسٹرار ہے۔

(ظ) مروجہ قوانین اور قواعد وضوابط سے بالترتیب وہ قوانین اور قواعد وضوابط ہیں جو اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے ہیں یا جن کا بنایا جانا ضروری خیال کیا گیا ہے۔

(ع) ٹرسٹ سے مراد انسٹی ٹیوٹ آف لیڈر شپ اینڈ مینجمنٹ ٹرسٹ ہے۔

(غ) یونیورسٹی سے مراد اس ایکٹ کے تحت بنائی گئی یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور ہے۔

3...... **یونیورسٹی کا قیام:** (۱) ایک یونیورسٹی قائم کی جائے گی جس کو یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کہا جائے گا۔ یہ نجی سطح پر بنائی جائے گی اور اس کا کیمپس لاہور میں ہوگا۔
(۲) یونیورسٹی ہذا ایک انجمن کے طور پر تسلسل کے ساتھ اپنے امور انجام دے گی۔ اس کی مہر ہوگی اور وہ جائیداد حاصل کر سکے گی، اپنے پاس رکھ سکے گی اور اسے ترک بھی سکے گی۔ وہ اپنے نام سے کوئی بھی قانونی چارہ جوئی کر سکے گی اور خود بھی قانونی چارہ جوئی کے لئے جواب دہ ہوگی۔

(۴)...... **یونیورسٹی کے افعال اور اختیارات:** یونیورسٹی کے افعال اور اختیارات یہ ہوں گے:

(الف) یونیورسٹی ان شعبہ جات میں تدریس وتربیت دے گی:۔

(i) مینجمنٹ سائنسز، انفارمیشن ٹیکنالوجی، تعلیمی مینجمنٹ اور ٹیکنالوجی، ذرائع ابلاغ اور ابلاغیات، کامرس، اکنامکس، معاشرتی سائنسز اور آرٹس، لسانیات اور ادب۔

(ii) تدریس کی دوسری شاخیں، جن کا تعین سرپرست اعلیٰ کی منظوری سے بورڈ کرے گا۔ وہ یہ منظوری تعلیمی شعبہ کی بنائی ہوئی کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں دے گا۔
طب اور انجینئرنگ کی تعلیم کے لئے پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اور پاکستان انجینئرنگ کونسل سے منظوری پیشگی مشروط ہوگی۔

(ب) تحقیق وترویج اور دوسری تدریسی خدمات، جن کا مقصد علم کی ترقی اور فروغ ہو۔

(ج) حکومت کے متعین کردہ طریقے پر امتحانات کا انعقاد کرے گی اور ان امتحانات میں کامیاب ہونے والے طلبہ وطالبات کو ڈگری، ڈپلومہ، سرٹیفکیٹ اور دیگر تدریسی امتیازات جاری کرے گی۔

(د) فیکلٹی کا چناؤ اور ان کی ترقی کے امور کا فیصلہ کرے گی۔

(ر) تدریسی نصاب کا تعین کرے گی۔

(س) تعلیم وتربیت اور تحقیق کے لئے متعلقہ سہولتیں فراہم کرے گی اور ان کو فروغ دے گی۔

(ش) طریقہ ہائے تدریس کا فیصلہ کرے گی اور حکمت عملی طے کرے گی تاکہ تعلیمی وتربیتی پروگرام موثر طور پر جاری رکھے جاسکیں۔

۵...... **دائرہ کار:** (۱) یونیورسٹی کا دائرہ کار صوبہ پنجاب تک ہوگا۔ (۲) اس ایکٹ کے جاری ہونے کے دس سال بعد تک یونیورسٹی ذیلی کیمپس کھولے گی اور نہ ہی کسی اور تعلیمی ادارے کو اپنے ساتھ منسلک کرے گی۔ اس مدت کے بعد وہ اپنے سرپرست اعلیٰ کی منظوری سے ذیلی کیمپس بنا سکے گی۔

۶...... **سرپرست اعلیٰ** (۱) گورنر پنجاب یونیورسٹی ہذا کے سرپرست اعلیٰ ہوں گے (۲) سرپرست اعلی یا ان کا نمائندہ یونیورسٹی کے کانووکیشنز کی صدارت کرے گا۔ (۳) کسی کو اعزازی ڈگری دینے سے پہلے سرپرست اعلی کی تصدیق وتوثیق لازمی ہوگی۔ (۴) سرپرست اعلیٰ کا یہ اختیار ہے کہ اسے بورڈ نے جو قوانین وضوابط منظوری کے لیے ارسال کیے، انھیں منظور کر لے یا نظرثانی کے لیے بورڈ ہذا کو واپس بھیج دے۔

۷...... **معائنہ اور تحقیق:** (۱) سرپرست اعلیٰ کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ یونیورسٹی سے متعلقہ کسی بھی ایسے معاملے کی تحقیق یا معائنہ کا حکم دے سکتا ہے جس کے بارے میں ایسا کرنا ضروری سمجھا جائے۔ (۲) سرپرست اعلیٰ معائنہ یا تحقیق کے نتائج کے حوالے سے یونیورسٹی ہذا کے بورڈ سے رابطہ کرے گا اور بورڈ کی آراء/ خیالات معلوم کرنے کے بعد بورڈ ہدایت دے گا کیا اقدام کیا جائے۔ (۳) بورڈ، طے شدہ مدت کے اندر جس کا تعین سرپرست اعلیٰ کرے گا، بتائے گا کہ اس نے کیا اقدام کیا ہے (۴) جہاں بورڈ سرپرست اعلیٰ کی طرف سے مقررہ مدت میں زیر تحقیق

معاملہ پر اقدام کرنے میں ناکام رہے گا، وہاں سرپرست اعلیٰ بورڈ کو ہدایات دے گا کہ کس نوعیت کا اقدام کیا جائے، اور بورڈ دی گئی ہدایات پر عمل کرنے کا پابند ہوگا۔ سرپرستِ اعلیٰ اپنی تشکیل کردہ کمیٹی کی سفارشات پر یونیورسٹی کے خلاف مناسب اقدام کرے گا اور ایک منتظم کا تقرر کرے گا جو یونیورسٹی کے امور چلانے کے لیے بورڈ کے اختیارات استعمال کرے گا۔ یہ کمیٹی بورڈ کے نامزد کردہ رکن، لاہور ہائی کورٹ کے جج جس کی نامزدگی چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کریں گے۔ پروفیسر ایمریٹس یا وائس چانسلر پر مشتمل ہوگی۔ ایسا تب ہوگا جب ذیلی دفعہ (5) کے تحت کوئی اقدام نہ کیا گیا ہو اور جب تک بورڈ کے چیئرمین کو سن نہ لیا گیا ہو۔ (۶) حکومت کو اختیار ہوگا کہ وہ ذیلی دفعہ 5 کی شقوں کو عملی جامہ پہنانے کے اصول بنائے گی۔ (۷) سرپرست اعلیٰ کو بورڈ کے کسی بھی فیصلے یا اقدام کو ختم کرنے کا اختیار ہوگا۔ یہ اختیار وہ تب استعمال کرے گا جب اسے معلوم ہو کہ متعلقہ فیصلہ یا اقدام تعلیمی مفادات کے برعکس، مذہبی اور ثقافتی نظریے اور قومی یکجہتی کے خلاف لیا گیا ہے۔

۸......**ریکٹر:** (۱) حکومت ریکٹر کا تقرر کرے گی۔ ریکٹر مقرر کیا جانے والا فرد قومی شہرت کا حامل سکالر ہوگا۔ اس کی تقرری یونیورسٹی ہذا کے بورڈ کی طے کردہ شرائط وضوابط کے مطابق اور بورڈ کی سفارشات کی روشنی میں کی جائے گی۔ (۲) ریکٹر اپنے فرائض بورڈ کی طرف سے دی گئی ذمہ داری کے مطابق ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

۹.....**تقرریاں:** خدمات کی انجام دہی کے لئے یونیورسٹی ایسی تقرریاں کر سکے گی جن کے شرائط وضوابط بورڈ طے کرے گا۔

۱۰......**یونیورسٹی فنڈ:** یونیورسٹی کا ایک فنڈ ہوگا جسے یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور فنڈ کہا جائے گا، یہ فنڈ یونیورسٹی میں قائم کیا جائے گا۔ مختلف نوعیت کی مد میں وصول کی گئی رقوم وہ اس فنڈ میں جمع کرائی جائیں گی،

۱۱......**بجٹ، آڈٹ اور اکاؤنٹس:** یونیورسٹی‘ کے بجٹ کی منظوری دی جائے گی، اکاؤنٹس رکھے جائیں گے اور انھیں مکمل کیا جائے گا۔ ان کا آڈٹ بورڈ ہذا کے طے کردہ طریقہ کار کے مطابق ہوگا۔

۱۲......**یونیورسٹی کے حکام:** یونیورسٹی ہذا کے مجاز ادارے اور حکام درج ذیل ہوں گے۔

(ا) بورڈ آف گورنرز

(ب) اکیڈمک کونسل

(ج) بورڈ آف فیکلٹیز

(د) بورڈ آف ایڈوانسڈ سٹڈیز اینڈ ریسرچ

(ر) سلیکشن بورڈ

(س) فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی

(ش) دیگر مجوزہ ادارے اور حکام جن کا دستور میں ذکر آیا ہے اور قواعد میں ان کو بیان کیا گیا ہے۔

۱۳......**بورڈ آف گورنرز:** (۱) یونیورسٹی کا بورڈ آف گورنرز مندرجہ ذیل افراد (مرد و خواتین) پر مشتمل ہوگا۔

(i) ٹرسٹ کا چیئرمین

(ii) بورڈ آف ٹرسٹیز کے ارکان جن کی تعداد 8 سے زیادہ نہ ہوگی۔

(iii) چیئرمین ہائر ایجوکیشن کمیشن یا اس کا نامزد نمائندہ

(iv) سرپرست اعلیٰ کا نامزد کردہ کسی سرکاری شعبہ کی یونیورسٹی کا وائس چانسلر

(v) ریکٹر

(vi) حکومت پنجاب کا سیکرٹری محکمہ تعلیم یا نمائندہ جو فاصلہ ایڈیشنل سیکرٹری کے عہدے سے کم کا نہ ہو۔

(۲) ٹرسٹ کا چیئرمین بورڈ کا چیئرمین ہوگا۔

(۳) بورڈ اجلاس کا کورم کل ارکان بورڈ کی نصف تعداد کے برابر ہوگا۔ ایک رکن کو ایک ہی شمار کیا جائے گا جبکہ بر بنائے عہدہ ارکان کی موجودگی لازمی ہوگی۔

۱۴......**بورڈ کے اختیارات اور فرائض:** (۱) یونیورسٹی کے انتظام و انصرام اور امور کی انجام دہی کا اختیار بورڈ کے پاس ہوگا،

(۲) بورڈ یونیورسٹی کے قوانین منظوری کے لیے گورنر کو بھیجے گا۔

۱۵......**بورڈ کے امور و کام:** (۱)بورڈ کا اجلاس اور امور و فرائض اس طرح سے انجام پائیں گے،جن کے لیے طریقہ ہائے کار قواعد وضوابط میں طے کر دیے گئے ہوں۔ جب تک ان کا تعین نہیں ہوگا،ان کی وضاحت بورڈ کرے گا۔

(۲)بورڈ کی تشکیل میں کسی نقص یا کسی آسامی کے نہ ہونے سے بورڈ کے قوانین قواعد اور کاروائی متاثر نہیں ہوگی۔

۱۶......**اختیارات تفویض کرنا:** بورڈ کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی فرد،کمیٹی کو کسی بھی نوعیت کے اختیارات،فرائض یا امور سونپ دے۔

۱۷......**اکیڈمک کونسل:** اکیڈمک کونسل میں یہ ارکان ہوں گے

(i)ریکٹر(چیئرمین)

(ii)ڈین کی سطح کے عہدے کے تمام خواتین وحضرات

(iii)شعبہ جات،اداروں\شعبوں کے سربراہان

(iv)یونیورسٹی کے تمام ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور پروفیسرز

(v)سیکرٹری تعلیم یا اس کا نمائندہ جو ڈپٹی سیکرٹری سے کم عہدے کا نہ ہو

(vi)دو ایسوسی ایٹ پروفیسر،دو اسسٹنٹ پروفیسرز اور دو لیکچرارز جن کو بورڈ نے نامزد کیا ہو۔

(viii) آرٹس اور سائنس میں نمایاں حیثیت کے تین ارکان،جن میں سے کم از کم ایک لازمی طور پر درجہ اول سے ہوگا اور اس کو بورڈ نامزد کرے گا

ڈائریکٹر اکیڈمکس ہائر ایجوکیشن کمیشن اور رجسٹرار(رکن/سیکرٹری)

(۲)۔نامزد کیے گئے ارکان تین سال کے لیے مقرر ہوں گے۔

(۳)اکیڈمک کونسل اجلاس کا کورم اس کے تمام ارکان کا نصف ہوگا۔

۱۸......**اکیڈمک کونسل کے اختیارات وفرائض:** (۱) اکیڈمک کونسل یونیورسٹی کی اکیڈمک باڈی ہوگی یا جیسا کہ قوانین میں ذکر کیا گیا ہے۔ یونیورسٹی میں تدریس،تحقیق،اشاعت اور امتحانات کے لیے مناسب معیارات طے کرنے کے اختیارات کی حامل ہوگی اور یونیورسٹی میں تعلیمی سلسلے کو برقرار رکھنے اور باقاعدہ بنانے کی پابند ہوگی۔

(۲)اکیڈمک کونسل کسی بھی امتیاز کے بغیر اپنے اختیارات کی عمومیت کے اعتبار سے اس ایکٹ کی دفعات،قوانین کے تحت درج ذیل اختیارات کی حامل ہوگی۔

(ا)تعلیمی وتدریسی امور پر بورڈ کو مشاورت دے گی۔

(ب)تدریس کے عمل کو باقاعدہ بنائے گی،تحقیق اور اس کی اشاعت میں باقاعدگی لائے گی۔

(ج)یونیورسٹی کے کورسوں میں طلبہ وطالبات کے داخلہ اور امتحانات کو باقاعدہ بنائے گی۔

(د)یونیورسٹی کے طلبہ وطالبات کے کردار اور نظم وضبط کو باقاعدہ بنائے گی۔

(ر)فیکلٹیز اور تدریسی شعبہ جات کی تشکیل اور تنظیم کے لیے بورڈ کو سکیم بنا کر دے گی۔

(س)یونیورسٹی میں تدریس وتحقیق کی منصوبہ بندی وترقی کے لیے تجاویز دے گی اور تیار کرے گی۔

(ص)نصاب ہائے تعلیم اور تعلیمی شعبہ جات میں طلبہ وطالبات کے داخلہ کے امور کی نگران ہوگی،امتحانی طریقہ کار کا خاکہ تیار کرے گی نیز امتحانات کو بورڈ کی منظوری سے باقاعدہ بنانے کے لیے قوانین تیار کرے گی۔

(ط)طلبہ وطالبات کے لیے حصولِ علم،وظائف،نمائشوں،اعزازات اور انعامات کو باقاعدہ بنائے گی۔

(ع)بورڈ کو پیش کرنے کے لیے قواعد وضوابط تیار کرے گی۔

(غ)اس قانون کی دفعات کے مطابق مجاز اداروں اور حکام کے ارکان کو مقرر یا نامزد کرے گی

(ط)قوانین کے مطابق کوئی بھی دیگر امور سرانجام دے گی۔

۱۹......**قوانین:** دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ (۶) اور دفعہ ۲۱ سامنے رکھتے ہوئے قوانین بنائے جائیں گے تاکہ یونیورسٹی کے معاملات کو باقاعدہ بنانے کے لئے انھیں نافذ کیا جائے۔

۲۰......**دستور اول:** اس قانون کے ساتھ منسلک کیے گئے شیڈول میں بیان کردہ دستور کو ہی وہ دستور سمجھا جائے گا جن کو قانون کی دفعہ ۱۴ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت بنایا گیا ہے الّا یہ کہ ان میں سے کوئی چیز اس قانون سے متصادم ہو۔ یہ قوانین اس وقت تک نافذ العمل رہیں گے جب تک ترمیم نہیں کی جاتی یا ان کو ختم نہیں کر دیا جاتا۔

۲۱......**قواعد وضوابط:** یونیورسٹی کے امور چلانے اور انتظام وانصرام کے لیے بورڈ اپنے اعلان کے ذریعہ قواعد وضوابط بنا سکے گا۔

۲۲......**مشکلات سے بچاؤ:** اس قانون کی دفعات میں سے کسی کے بارے میں کوئی مشکل سامنے آتی ہے تو حکومت کی منظوری کے ساتھ بورڈ ہدایات دے سکتا ہے البتہ وہ دفعات سے متصادم نہ ہوں تاکہ مشکلات پر قابو پایا جا سکے۔

۲۳......**بچتیں:** اس قانون کے نافذ العمل ہونے پر انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے تمام فنڈز، ملکیتیں، حقوق ومفادات، خواہ ان کی نوعیت کچھ بھی ہو، وہ جاری شدہ یا استعمال میں لائے گئے ہوں۔ یا ان سے فائدہ حاصل کیا گیا ہو، کسی ضابطہ کے تحت عمل میں لائے گئے ہوں، ملکیت میں ہوں یا رقوم واجب الادا کی ذیل میں آتے ہوں، فوری طور پر اس قانون کے مطابق یونیورسٹی ہذا کو منتقل ہو جائیں گے،

(۲) انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی کی طرف سے اٹھایا گیا ہر قدم واجب الادا رقوم، حقوق و اثاثہ جات، مقرر کئے یا بااختیار کئے گئے افراد، تفویض کردہ حدود واختیارات، سب کے سب بشمول وقف املاک وجائیداد، فنڈ یا ٹرسٹ، عطیات اور گرانٹس کو اسی طرح سے سرانجام دیا جائے گا، لیا جائے گا، حاصل کیا جائے گا، مقرر یا بااختیار بنایا جائے گا، ذمہ داریاں تفویض کی جائیں گی جیسا کہ اس قانون\قانون ہذا میں واضح کیا گیا ہے،

۲۴ **تنسیخ:** انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی آرڈی نینس مجریہ 2002ء (XVIII of 2002) منسوخ کر دیا گیا ہے۔

شیڈول

(دفعہ ۲۰ پڑھیے)

دستور اول: یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

1۔شعبہ جات: کسی تدریسی گروہ یا تدریسی شعبہ جات کے ایک گروہ کے لیے ایک فیکلٹی\ایک شعبہ ہوگا۔ یونیورسٹی ان فیکلٹیز پر مشتمل ہوگی، وہ فیکلٹیز بھی شامل ہوں گی جو منظور کی جائیں گی۔

فیکلٹی آف مینجمنٹ سائنسز
- فیکلٹی آف انفارمیشن ٹیکنالوجی
- فیکلٹی آف ایجوکیشنل مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی
- فیکلٹی آف میڈیا اور کمیونی کیشن
- فیکلٹی آف کامرس
- فیکلٹی آف اکنامکس
- فیکلٹی آف سوشل سائنسز اینڈ آرٹس
- فیکلٹی آف لسانیات وادب

۲۔فیکلٹی کا بورڈ: (ا) فیکلٹی ایک بورڈ ہوگا جو درج ذیل افراد پر مشتمل ہوگا

(ا) فیکلٹی کا/کی ڈین

(ب) پروفیسر صاحبان اور فیکلٹی کے تدریسی شعبہ جات کے سربراہان

(ج) پروفیسرز کے علاوہ ایک رکن ہوگا جسے ہر تدریسی شعبہ کا سربراہ نامزد کرے گا۔

(د) اکیڈمک کونسل دو ایسے اساتذہ کو نامزد کرے گی جنھیں متعلقہ مضمون میں تخصیصی علم حاصل ہوگا، اگرچہ وہ مضمون فیکلٹی کو نہ دیا گیا ہو لیکن اکیڈمک کونسل ان کے بارے میں یہ خیال کرتی ہو کہ وہ فیکلٹی کو دیے گئے مضامین پر دسترس رکھتے ہیں۔

(ر) بورڈ آف گورنرز دو ایسے ماہرین کا تقرر کرے گا جو یونیورسٹی سے باہر سے لیے جائیں گے اور اس شعبہ میں مہارت رکھتے ہوں گے۔

(س) ایک رکن کی نامزدگی ریکٹر کرے گا۔

۲۔ بربنائے عہدہ ارکان کے علاوہ ارکان تین سال تک اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔

۳۔فیکلٹی بورڈ کے اجلاس کا کورم کل ارکان کے نصف کے برابر ہوگا، ہر رکن کو ایک جزو شمار کیا جائے گا۔

۴۔فیکلٹی بورڈ اکیڈمک کونسل اور بورڈ آف گورنرز کے ماتحت ہوگا اور اسے یہ اختیار ہوگا کہ:

(i) فیکلٹی میں پڑھائے جانے والے مضامین کی تدریس اور تحقیق کے امور کو مربوط و منظم کرے گا، یہ مضامین فیکلٹی کو تفویض ہوں گے۔

(ii) فیکلٹی پر مشتمل بورڈ آف سٹڈیز کی سفارشات کی چھان بین کرے گا تا کہ پرچہ جات بنانے اور امتحان لینے والوں کا تقرر کیا جائے، یہ تقرر گریجویٹ اور پوسٹ گریجوٹ امتحانات کے انعقاد کے لیے کیا جائے گا، پرچہ جات تیار کرنے والوں اور امتحان لینے والوں کی نامزدگی ریکٹر کو ارسال کرے گا۔

(iii) فیکلٹیکے بارے میں کسی بھی تعلیمی معاملے پر غور کرے گا اور اپنی رپورٹ اکیڈمک کونسل کو دے گا۔

(iv) ہر شعبہ کی سالانہ بنیاد پر جامع رپورٹ تیار کرے گا اور اکیڈمک کونسل کو پیش کرے گا۔ اس رپورٹ میں فیکلٹی امور کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

(v) دستور میں بیان کیے گئے دیگر امور بجالائے گا۔

۵۔ ہر فیکلٹیکا ایک ڈین ہوگا۔ ڈین فیکلٹیکا چیئرمین اور فیکلٹی بورڈ کا کنوینز ہوگا۔

۶۔ ڈین کا تقرر بورڈ آف گورنرز فیکلٹی کے سینئر ترین پروفیسروں میں ریکٹر کی سفارش پر کرے گا اور اس کا یہ تقرر تین سال کے لیے ہوگا، اسے دوبارہ بھی مقرر کیا جاسکے گا۔

۷۔ اپنی فیکلٹی کے لیے ڈین داخلہ کے امیدواران کو ڈگری کے لیے پیش کرے گا، وہ اعزازی ڈگریوں کے لیے ایسا کرنے کا مجاز نہیں ہوگا، یہ پیشکش اس کلیہ کے مضامین کے مطابق ہوگی۔

۳۔تدریسی شعبہ جات و سربراہان شعبہ جات: (ا) ہر مضمون یا مضامین کے گروپ کے لیے ایک تدریسی شعبہ ہوگا جس کا فیصلہ قواعد کے مطابق کیا جائے گا اور ہر شعبے کا ایک صدر ہوگا۔

(۲) تدریسی شعبہ کے سربراہ کا تقرر ریکٹر کی سفارشات پر بورڈ آف گورنرز کرے گا، ریکٹر ایسے فرد کو نامزد کرے گا جو اس شعبہ کے تین سینیئر ترین پروفیسرز میں سے ہو لیکن وہ پروفیسرز نہ ہو جو پہلے ہی سربراہ فیکلٹی کے طور پر کام کر رہا ہے۔ یہ تقرر تین سال کے لیے ہوگا اور سے دوبارہ بھی مقرر کیا جا سکے گا بشرطیکہ اس کے لیے اہل سینیئر ترین پروفیسرز تعداد میں تین سے کم ہوں، یہ تقرر تین سینیئر ترین پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز میں سے کیا جائے گا۔

(۳) سربراہ شعبہ اپنے شعبہ کے کام کے لیے منصوبہ تیار کرے گا، شعبہ کو منظم کرے گا، کام کی نگرانی کرے گا اور اپنے شعبہ کی کارکردگی کے بارے میں متعلقہ ڈین کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

(۴) سربراہ شعبہ ریکٹر اور ڈین کی نگرانی میں تمام انتظامی، مالی، تعلیمی اختیارات استعمال کرے گا اور وہ تمام فرائض و اختیارات بھی بجالائے گا جو اسے تفویض کیے گئے ہوں۔

(۵) سربراہ شعبہ گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ سطحوں پر اپنے شعبہ کے کام کی سالانہ جامع رپورٹ مرتب کرے گا، فیکلٹی کے تحقیقی کام اور ترقیاتی امور کے بارے میں فیکلٹی کے ڈین کو یہ رپورٹ پیش کرے گا۔

۴۔ بورڈ آف ایڈوانسڈ سٹڈیز اینڈ ریسرچ: (۱) بورڈ آف ایڈوانس سٹڈیز اینڈ ریسرچ درج ذیل ارکان پر مشتمل ہوگا:

(ا) ریکٹر (چیئرمین)

(ب) تمام ڈین خواتین وحضرات

(ج) ہر فیکلٹی سے ایک ایسا پروفیسر جو ڈین نہ ہو اور بورڈ آف گورنرز اس کا تقرر کرے گا۔

(د) ریکٹر کا نامزد کردہ رکن

(ر) متعلقہ مضمون، ریسرچ آرگنائزیشنز اور حکومتی شعبہ جات سے تین ارکان جن کا تقرر بورڈ آف گورنرز کرے گا۔

(س) رجسٹرار سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے گا۔

(۲) بورڈ آف ایڈوانسڈ سٹڈیز اینڈ ریسرچ کے ارکان کا تقرر جو بربنائے عہدہ ارکان نہ ہوں تین سال کے لیے ہوگا

۳۔ بورڈ آف ایڈوانسڈ سٹڈیز اینڈ ریسرچ کے اجلاس کا کورم اس کے ارکان کی نصف تعداد کے برابر ہوگا اور ہر رکن کو ایک جز و شمار کیا جائے گا۔

۵۔ بورڈ آف ایڈوانسڈ سٹڈیز اینڈ ریسرچ کے امور: بورڈ آف ایڈوانسڈ سٹڈیز اینڈ ریسرچ درج ذیل امور سرانجام دے گا:

(الف) حکام کو تمام متعلقہ امور پر مشاورت دے گا۔ ان امور میں ایڈوانسڈ سٹڈیز اور ریسرچ کی پبلی کیشنز کی ترویج و ترقی شامل ہوگی۔

(ب) یونیورسٹی میں ریسرچ سے متعلقہ ڈگری پروگراموں کے بارے میں یونیورسٹی حکام کو رپورٹ کرے گا۔

(ج) ریسرچ ڈگری دینے کے بارے میں قواعد تجویز کرے گا۔

(د) پوسٹ گریجویٹ سطح پر تحقیق کے لیے طلبہ وطالبات کے لیے رہنما استادوں کا تقرر کرے گا، تحقیق کے موضوعی خاکے اور مقالہ جات کی منظوری دے گا۔

(ر) دیگر تحقیقی امتحانات کے لیے ممتحن اصحاب وخواتین کے نام کی سفارش کرے گا تا کہ ریسرچ کے کام کا جائزہ لیا جائے۔

(س) دستور میں بیان کیے گئے دیگر افعال سرانجام دے گا۔

۶۔ سلیکشن بورڈ: (1) سلیکشن بورڈ کے ارکان حسب ذیل ہوں گے:

(ا) ریکٹر (چیئرمین)

(ب) متعلقہ فیکلٹی کا ۱ کی ڈین

(ج) متعلقہ تدریسی شعبہ کا ۱ کی سربراہ

(د) بورڈ آف گورنرز کی نمائندگی کرنے والا رکن جسے بورڈ نامزد کرے گا۔

(ر) بورڈ آف ٹرسٹیز کا نامزد کردہ ایک معروف فرد

(س) متعلقہ مضمون کا ماہر جسے سیکرٹری تعلیم نے نامزد کیا ہو،

۲۔ رجسٹرار سلیکشن بورڈ کے سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے گا ۱ گی

۳۔ بورڈ کے ارکان کا، جو بربنائے عہدہ ارکان نہ ہوں کا تقرر تین سال کے لئے ہوگا،

۴۔ سلیکشن بورڈ کے اجلاس کا کورم چار ارکان پر مشتمل ہوگا۔

۵۔ کوئی ایسا رکن بورڈ کی کاروائی میں حصہ نہیں لے گا جو خود ایسی تقرری کے لیے امیدوار ہو جس کا فیصلہ بورڈ کر رہا ہو۔

۶۔ پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی آسامیوں پر امیدواروں کے چناؤ کے لیے بورڈ متعلقہ مضمون کے تین ماہرین سے رجوع کر سکے گا یا مشاورت کر سکے گا تا کہ اس مضمون میں تدریسی آسامیوں پر تقرر کیا جا سکے، ریکٹر متعلقہ مضمون کے دو ماہرین نامزد کرے گا۔ یہ نامزدگی اس فہرست میں سے کی جائے گی جس کی منظوری سلیکشن بورڈ کی سفارشات پر دی ہو اور جس پر نظر ثانی کی جاتی رہی ہو۔

۷۔ سلیکشن بورڈ کے امور و فرائض: سلیکشن بورڈ درج ذیل امور سرانجام دے گا۔

(ا) تدریسی اور غیر تدریسی آسامیوں پر تقرری کے لیے بورڈ آف گورنرز کو امیدواروں کی درخواستوں پر غور کے بعد موزوں نام تجویز کرے گا اور چنے گئے امیدوار کی تنخواہ کی سفارش دے گا۔

(ب) ترقی یا چناؤ کے تمام معاملات زیر غور لائے گا تا کہ یونیورسٹی کے آفیسرز کے امور کا فیصلہ ہو، موزوں امیدواروں کی ترقی یا چناؤ کے لئے بورڈ آف گورنرز کو سفارش دے گا۔

۸۔ مالی اور منصوبہ کمیٹی: مالیات اور منصوبہ کمیٹی حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی۔

(الف) ریکٹر (چیئرمین)

(ب) تمام ڈین اصحاب و خواتین

(ج) بورڈ آف گورنرز میں سے بورڈ آف گورنرز کا نامزد کردہ رکن

(د) اکیڈمک کونسل کا نامزد کردہ اکیڈمک کونسل کا ایک رکن

(ر) حکومت پنجاب کے تعلیم و خزانہ کے شعبہ جات سے ایک نمائندہ جو ڈپٹی سیکرٹری کے عہدے سے کم کا نہ ہو۔

(س) ہائر ایجوکیشن کمیشن کا ڈائریکٹر پلاننگ

(ص) رجسٹرار

(ض) بورڈ آف ٹرسٹیز میں سے اس کا نامزد کردہ رکن

۲۔ نامزد ارکان کا تقرر تین سال کے لئے ہوگا۔

۳۔ مالی و منصوبہ بندی کمیٹی کے اجلاس کا کورم پانچ ارکان ہوگا۔

۹۔ مالی و منصوبہ کمیٹی کے امور و فرائض: مالی و منصوبہ کمیٹی درج ذیل امور و فرائض سرانجام دے گی۔

(الف) تمام حسابی گوشواروں کا سالانہ رپورٹ تیار کرے گی، سالانہ بجٹ کے تخمینہ جات تجویز کرے گی اور اس ذیل میں بورڈ آف گورنرز کو سفارشات پیش کرے گی۔

(ب) یونیورسٹی کی مالی حالت کا مخصوص دورانیے میں جائزہ لیتی رہے گی۔

(ج) مالیات سے متعلقہ تمام امور، سرمایہ کاری گوشواروں پر بورڈ آف گورنرز کو مشاورت فراہم کرے گی۔

(د) دستور میں دیے گئے دیگر امور پر کام کرے گی۔

سعید احمد
قائم مقام سیکرٹری